

عدالتِ عظمیٰ پاکستان
(با اختیارِ سماعتِ اپیل)

موجود:

جناب اعجاز افضل خان، جج

جناب دوست محمد خان، جج

دیوانی اپیل نمبری ۲۱۹- ایل/۲۰۱۵

زیرِ شق (۲) ۱۸۵، آئینِ پاکستان مجریہ سال ۱۹۷۳ء

(خلافِ حکم و ڈگری عدالتِ عالیہ لاہور، بہاولپور بیچ، بہاولپور، محررہ ۲۰۱۵-۲۰۱۴-۱۷

در دیوانی نظر ثانی درخواست نمبری ۲۰۱۰/۲۳)

(اپیل کنندہ)

عبدالرحمن ولد رحمت اللہ

بنام

(مسئول علیہا)

مسماۃ مجیدال بی بی عرف مجیدال

خواجہ محمد فاروق، فاضل وکیل عدالتِ عظمیٰ
سید رفاقت حسین شاہ، منسلک وکیل عدالتِ عظمیٰ

منجانب اپیل کنندہ:

محمد عزیز چغتائی، منسلک وکیل عدالتِ عظمیٰ

منجانب مسئول علیہا:

۲۰ دسمبر، ۲۰۱۶ء

تاریخ سماعت:

فیصلہ

دوست محمد خان، جج:-

مختصر خلاصہ مقدمہ:

مسئول علیہا نمبر ۱ نے دعویٰ استقرارِ حق بدیں منطہ عدالتِ ابتدائی میں دائر کیا کہ وہ مشترکہ کھاتہ اراضی میں ۳۶/۵ حصہ کی مالکہ اور قابضہ ہے اور یہ کہ انتقالات نمبر ۲۵۴، ۱۸۷ اور ۱۴۷ غیر قانونی طور پر خلاف ضابطہ و مشکوک واقعات کی بناء پر باطل ہونے کی وجہ سے مسئول علیہا کے قانونی حقوق پر غیر موثر اور کالعدم ہے اور مبنی بردھو کہ وہی اور غلط بیانی ہے۔

۲۔ عدالتِ ابتدائی سماعت نے کل سات تنقیہات وضع کیے تاہم تنقیح نمبر ۲ کا غلط طور پر خلاف قانون و خلاف ضابطہ بارِ ثبوت فریقین پہ رکھا گیا حالانکہ واقعات کی رو سے اس تنقیح کا بارِ ثبوت اپیل کنندہ / مدعا علیہا پر تھا اور شائد اس وجوہ کی بناء پر عدالتِ ابتدائی سماعت و عدالتِ ضلعی اپیل نے شہادت بر مثل کا غلط تجزیہ کرتے ہوئے غلط اور غیر قانونی نتیجہ اخذ کیا اور مسئول علیہا کا دعویٰ و اپیل خارج کئے۔ مسئول علیہا نے نگرانی دیوانی نمبری ۲۴۲-ڈی / ۲۰۰۷ عدالتِ عالیہ میں دائر کی جو کہ فاضل جج صاحب عدالتِ عالیہ نے دونوں عدالتوں کے احکام و ڈگری ہائے کو مسترد کرتے ہوئے نگرانی مسئول علیہا منظور کی اور دعویٰ مستدییہ مسئول علیہا میں ڈگری صادر کی جس سے نالاں ہو کر اپیل کنندہ نے براہِ راست اپیل ہذا دائر کی۔

۳۔ ہم نے فاضل وکلائے عدالتِ عظمیٰ کے دلائل تفصیل سے سنے اور شہادت بر مثل جو فریقین نے پیش کی تھی اور قانون متعلقہ کا بغور جائزہ لیا۔

۴۔ کچھ واقعات مقدمہ اس نوع کے ہیں جس سے فریقین کو انکار نہیں جیسا کہ مسئول علیہا کی اراضی میں مطلوبہ ملکیت سے انکار نہیں کیا گیا ہے اور یہ کہ ہبہ گرہندہ اور ہبہ دہندہ دونوں آپس میں بہن بھائی ہیں۔ اس امر سے بھی کوئی انکار نہیں کرتا کہ اپیل کنندہ بوقتِ مبینہ ہبہ کمسن و نابالغ تھا۔ اگرچہ مسئول علیہا کی والدہ مرحومہ نے بھی اپیل کنندہ کے حق میں اسی روز ہی اپنے حصہ ملکیت کو ہبہ کیا تاہم یہ امر روزِ روشن کی

طرح عیاں ہے کہ اس وقت اپیل کنندہ کی والدہ مرحومہ کی قانونی حیثیت مسئول علیہا کے ہو بہو تھی کیونکہ وہ ہبہ دہندہ تھی لہذا وہ کسی صورت میں بیک وقت قانونی ولی یا سرپرست کی حیثیت سے عاری تھی نہ ہی انتقال متدعوئیہ اور شہادت اپیل کنندہ سے یہ امر کسی طور پر واضح ہے کہ والدہ مرحومہ اپیل کنندہ نے بحیثیت ولی و سرپرست پیش کش ہبہ پر اپیل کنندہ جو کہ اس وقت نابالغ تھا کی طرف سے کسی طور پر رضا مندی کا اظہار کیا تھا۔

۵۔ ہبہ سے متعلق قانون فقہ و قانون رائج الوقت کا یہ مسلمہ اصول ہے کہ ہبہ کو ناقابلِ تنسیخ حیثیت دینے کے لئے لازمی شرائط ثلاثہ کا پورا کرنا لازم و ملزوم ہے اور اگر تینوں میں سے ایک شرط بھی پوری نہ کی گئی ہو یا اس میں کسی قسم کی کوتاہی کی گئی ہو تو ہبہ کو کسی قسم کی قانونی حیثیت و تقویت حاصل نہیں ہوتی ہے۔ مندرجہ بالا تین شرائط ذیل میں درج کی جاتی ہیں:-

(۱) ہبہ دہندہ کی طرف سے جو کہ بالغ، عاقل و مالک جائیداد ہو، ہبہ کرنے کی پیشکش کا کھلا اظہار۔

(ب) ہبہ گر ہندہ جو کہ عاقل و بالغ ہو کی طرف سے پیشکش کا تحریری یا اعلانیہ طور پر اظہار قبولیت۔

(ج) اگر ہبہ دہندہ خود قابض / قابضہ جائیداد ہو تو ہبہ گر ہندہ کو اسی وقت قبضہ جائیداد ہبہ شدہ دے یا دلائے اور اگر جائیداد زیر ہبہ تیسرے فریق کے قبضے میں ہو جیسا کہ مزارع یا کرایہ دار یا پٹہ دار تو جا کر اس کے سامنے زبانی اعلان کرے یا تحریری نوٹس دے کہ اس دن سے ہبہ گر ہندہ کو مالک / مالکہ تصور کیا جائے اور جائیداد کی آمدن یا کرایہ پٹہ داری عوضانہ نئے مالک کو ادا کرنا شروع کر دے۔

۶۔ چونکہ مسئول علیہا / مدعیہ نے ہبہ زبانی کرنے اور بعدہ متدعوئیہ انتقال ہبہ منجانب خود سے قطعی اور کھلی طور پر انکار کیا ہے۔ لہذا اس امر متدعوئیہ کو ثابت کرنے کے لئے ٹھوس اور قابلِ قبول شہادت اپیل کنندہ کو مثل مقدمہ پر لانی چاہیے تھی لیکن ایسی شہادت پیش کرنے میں وہ مکمل طور پر ناکام رہا نیز بوقت زبانی ہبہ منجانب مسئول علیہا / مدعیہ چونکہ اپیل کنندہ کم سن، نابالغ تھا لہذا وہ از روئے قانون کسی قسم کا

معاهدہ کرنے کا مجاز تھا نہ ہی اپیل کنندہ کی جانب سے کسی ولی و سرپرست نے اس مبینہ پیش کش کو قبولیت بخشی ہے لہذا پہلی لازمی شرط بابت ہبہ نامکمل رہی اور یوں پورا واقعہ ہبہ قانون کی رو سے باطل اور ناقابل عمل ہے۔ مزید یہ کہ بوقت بروز ہبہ جو کہ انتقال سے کافی عرصہ قبل زبانی طور پر کیا گیا اراضی متدعوہ کا قبضہ ہبہ گر ہندہ کو نہیں دلایا گیا۔

۷۔ فاضل فائز وکیل اپیل کنندہ نے یہ دلیل دی کہ چونکہ والدہ مرحومہ اپیل کنندہ اس وقت باحیات تھیں لہذا یہ تصور کیا جائے کہ اُس نے شائد قبولیت کے لئے بطور ولی اور سرپرست کا کردار ادا کیا ہے اور واقعات مقدمہ سے یہ نتیجہ اشارتہ اور کنایہ اخذ کیا جانا چاہیے چونکہ مثل مقدمہ پر اس قسم کی کوئی شہادت تو درکنار اس قسم کا اشارہ بھی نہیں ملتا لہذا یہ نتیجہ اخذ کرنا جبکہ شہادت بر مثل عدم دستیاب ہو انصاف اور قانون کے مسلمہ اصولوں کے خلاف ہو گا اور ایسا کرنا عدالت کی دانست میں مستقبل کے لئے ایک غلط اور پُر خطر اصول وضع کرنے کے مترادف ہو گا جس سے اجتناب کیا جاتا ہے۔ فاضل فائز وکیل اپیل کنندہ کی یہ دلیل کہ عرصہ قریب ۲۵ یا ۳۰ سال کے بعد کی جمع بندی میں قبضہ تبدیل ہونا درج کیا گیا ہے جو کہ مثل پر موجود ہے لہذا تبدیلی قبضہ سے متعلق شرط پوری کی جا چکی ہے عدالت کی نظر میں قانون کی رو سے ناقابل قبول اور ناقابل عمل ہے چونکہ ہبہ کرتے وقت تینوں شرائط یکے بعد دیگرے پوری کرنا لازمی ہیں لہذا اتنے طویل عرصے کے بعد کا غذات مال میں قبضے کی تبدیلی بے معنی اور غیر موثر ہے۔

۸۔ یہ مسلمہ اصول گردانا گیا ہے کہ اُن پڑھ، دیہاتی اور نا سمجھ خواتین معاشرے کا عرصہ دراز سے غیر اسلامی اور غیر شرعی رواجات کا شکار رہا ہو طبقہ تصور کی جاتی ہیں۔ جن کی روزانہ کی دنیاوی معاملات یا لین دین میں کوئی حیثیت نہ تو سمجھی جاتی ہے نہ اُن کی رائے لی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ اکثر اوقات نوجوان خواتین کی شادیاں بھی ان کی مرضی کے خلاف ان کے والدین یا بڑے طے کرتے ہیں اور اکثر اوقات ان کو وراثت میں شرعی حصے سے بھی محروم رکھا جاتا ہے اس سلسلے میں عدالت ہذا اور عدالت ہائے عالیہ کے نظائر کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے تاہم چند نظائر یہاں پر تائید میں درج کئے جاتے ہیں:-

"بمقدمہ بعنوان رشیدہ بی بی وغیرہ بنام مختار احمد وغیرہ" (ماہانہ نظر ثانی رسالہ، عدالتِ عظمیٰ شائع شدہ سال ۲۰۰۸ بر صفحہ ۱۳۸۴)۔ اس سلسلے میں سابقہ نظائر پر عمل کرتے ہوئے تفصیل سے یہ اصول وضع کیا ہے کہ دیہاتی ان پڑھ اور نا سمجھ خواتین سے اگر مصدقہ رجسٹری کے ذریعے بھی جائیداد بطورِ ہبہ لی گئی ہو پھر بھی قوی بار ثبوت ہبہ سے فائدہ اٹھانے والے پر ہے اور رجسٹری ہبہ کو اس صورت میں وہ قانونی وقعت اور قانونی تحفظ حاصل نہ ہے جو کہ ہبہ گر ہندہ نے کسی اعلیٰ تعلیم یافتہ، عاقل اور بالغ شخص کے ساتھ کیا ہو۔

اس ضمن میں مقدمہ بعنوان "پھول پیر شاہ بنام حفیظ فاطمہ" (ماہانہ نظر ثانی رسالہ، عدالتِ عظمیٰ شائع شدہ سال ۲۰۱۶ بر صفحہ ۱۲۲۵) پر تفصیلاً کئی زریں اصول وضع کئے گئے ہیں جس میں پردہ نشین دیہاتی خاتون کے ساتھ اس قسم کا معاہدہ کرنے سے پہلے شفافیت اور مکمل احتیاط برتنے کو لازمی قرار دیا گیا بصورتِ دیگر اس قسم کے معاہدہ کو عمومی طور پر مشکوک تصور کیا جائے گا۔

اسی طرح مقدمہ بعنوان "غلام فرید بنام شیر رحمن بذریعہ قانونی ورثاء" (ماہانہ نظر ثانی رسالہ، عدالتِ عظمیٰ شائع شدہ سال ۲۰۱۶ بر صفحہ ۸۶۲) پر بھی یہی اصول دلائل کے ساتھ درج ہے۔ اسی طرح ماہانہ نظر ثانی شدہ رسالہ عدالتِ عظمیٰ مجریہ سال ۲۰۰۸ بر صفحہ ۱۲۰۱ بمقدمہ بعنوان "غلام فرید وغیرہ بنام محمد بخش وغیرہ" اور بمقدمہ بعنوان "میاں اللہ دتہ بذریعہ قانونی ورثاء بنام مسماں سکینہ بی بی" (ماہانہ نظر ثانی رسالہ، عدالتِ عظمیٰ شائع شدہ سال ۲۰۱۳ بر صفحہ ۸۶۸) میں یہی دلیل پوری قوت کے ساتھ درج ہے۔

۹۔ ہم نے فیصلہ فاضل جج عدالتِ عالیہ کا غور سے مشاہدہ کیا، جس میں بھی کافی نظائر کا حوالہ دیا گیا ہے ان میں سرفہرست مقدمہ بعنوان "غلام علی و دودو دیگران بنام مسماں غلام سرور نقوی" (پاکستان نظائر کے فیصلہ جات کا رسالہ شائع شدہ سال ۱۹۹۰ بر صفحہ ۱۰) ہے جس میں ہمارے معاشرے میں خواتین پر ڈھائے جانے والے مظالم، اُن کی ادنیٰ حیثیت اور متواتر حق تلفی کا احاطہ کیا گیا اور اسی طرح ان کے قانونی اور شرعی حقوق کے تحفظ کے لئے سخت ترین اصول وضع کئے گئے ہیں۔ لہذا ان وضع کردہ اصولوں کی بناء پر دعویٰ مدعیہ پر قانونِ معیاد کا اطلاق نہیں ہوتا نیز ویسے بھی جیسا کہ شہادت بر مثل سے روز روشن کی طرح عیاں

ہے کہ اراضی جن خسرو نمبرات پر مشتمل ہے ان کی ابھی تک سرکاری یا غیر سرکاری تقسیم نہیں ہوئی بلکہ کھاتہ اراضی مشترکہ ہے لہذا اس ناقابلِ تردید حقیقت کو بھی مد نظر رکھ کر قانون معیاد کا اطلاق مقدمہ ہذا پر نہیں ہوتا۔

مندرجہ بالا بحث و تمحیث اور شہادت بر مثل کا باریک بینی سے جائزہ لینے اور متعلقہ قوانین جن کا براہِ راست اطلاق مقدمہ ہذا پر ہوتا ہے کی رو سے ہمیں زیرِ نظر فیصلہ عدالتِ عالیہ میں کوئی ایسا قانونی نقص یا خامی نظر نہیں آئی جس سے کسی قسم کی نا انصافی کا پہلو نظر آتا ہو۔ لہذا اپیل زیرِ نظر خارج کی جاتی ہے، تاہم خرچہ بذمہ فریقین رکھا جاتا ہے۔

مندرجہ بالا وجوہات عدالتِ ہذا کے مختصر حکم مورخہ ۲۰-۱۲-۲۰۱۶ کی تائید میں تحریر کی گئی ہیں جو کہ ذیل میں دوہرایا جاتا ہے:-

"For the reasons to be recorded later, this appeal being without merit is dismissed."

۱۰۔ فیصلہ عدالت میں پڑھ کر سنایا اور سمجھایا گیا۔

جج

جج

(اشاعت کے لئے منظور)

اسلام آباد، ۲۰ دسمبر، ۲۰۱۶ء

ایم و سیم